سوموار
13- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 255 سوموار 19 جمادی الثانی-1416ھ' 13 نبوت 1374ہش' 13- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کیلئے جو اپنے آپ کو چھوٹا بنادے گا خدا اسے بڑا بنادے گا

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا' برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنادے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنادے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(احکام دینیہ) کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ' دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت' اس کی اطاعت' عبادت' توحید' ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر' خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا مؤحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 214)

نکاح

○ مورخہ 28- اکتوبر 1995ء کو مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ساکن مکان نمبر 18/24 محلہ دار الرحمت وسطی کی صاحبزادی عزیزہ روبینہ فرزانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم نوید اختر صاحب ابن مکرم غلام حسین صاحب اختر ساکن انگلینڈ بعوض /8000 سٹرلنگ پونڈ حق مہر پر مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نے بیت النصرت میں بعد عصر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد یوسف اختر صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 5- نومبر 1995ء بعد دوپہر انتقال فرما گئیں۔ آپ کی عمر قریباً 85 سال تھی۔ اگلے روز مورخہ 6 نومبر کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

موصوفہ حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی تھیں۔ موصوفہ نہایت نیک سیرت نرم دل اور ہر کس و ناکس کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں وقار عمل

○ مورخہ ۱۱- نومبر ربوہ میں صدر عمومی کے تحت پانچواں وقار عمل کو جمعہ کے روز صبح نو بجے سے دس بجے تک کیا گیا بعض محلوں کے افراد نے تو صبح ہی سے کام شروع کر دیا تھا۔ لوکل انجمن احمدیہ کے تحت جملہ شہریوں کو درخواست کی گئی تھی کہ اپنے گھر کے سامنے والی جگہ کو صاف کریں کوڑا کرکٹ اٹھائیں اور چھڑکاؤ کریں۔ محلوں میں جہاں جہاں زیادہ گند تھا وہاں سے صفائی کروانے کے لئے صدر محلہ کی ذمہ داری لگائی گئی تھی۔ نیز بیوت الذکر کی صفائی اور اگر ممکن ہو تو سفیدی کروانے کی بھی ہدایت کی گئی تھی۔

جملہ اہل ربوہ کے علاوہ بلدیہ کی خدمات بھی حاصل کی گئی جن کے خاکروبوں نے ٹرالی اور بلڈوزروں کے ذریعہ مختلف جگہوں پر صفائی

باقی صفحہ 7 پر

ایسی تربیت کریں کہ ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے لگ جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جو قوم اپنے مقام کی انتہا کو پہنچنا چاہے' اس کے ہر فرد کی ایسی تربیت ہونی چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو انتہا تک پہنچانے والا ہو۔ فرض کرو ایک لاکھ کی کوئی قوم ہے اگر ان میں نوے ہزار اپنے دائرہ استعداد کے مطابق یعنی (-) جس قسم کے مکلف ہونے کا ذکر ہے اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک پہنچاوے اور دس ہزار نہ پہنچائیں تو جو کام دس ہزار سے رہ گیا ہے' کسی اور کی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ پورا کر سکے۔ یہ بالکل ناممکن ہے خدا تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کی طاقت ہی نہیں دی پس اگر یہ کمی رہ گئی تو ایک لاکھ اپنے مقام کی انتہا کو نہیں پہنچ سکے گا۔ کیونکہ دس ہزار نے کمزوری دکھادی۔

پھر فرمایا کہ انسان کو اس کی سعی کے مطابق ہی ملا کرتا ہے۔ میں اب یہاں یہ معنی کروں گا کہ بنی نوع انسان کیونکہ انکی سعی کا جو مجموعہ ہے اس کی انتہا کے مطابق قوم ترقی کرتی ہے ویسے ہر فرد بھی اپنی سعی کے مطابق ہی پاتا ہے۔ بچوں کو سمجھانے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو سو روپیہ دینا چاہے اور وہ دو پر راضی ہو جائے تو اس نے خود کو اٹھانوے سے محروم کر دیا۔ اگر کوئی فرد خدا تعالیٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

13- نبوت 1374 ھش — 13 - نومبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"اپنے اندر قوت جاذبہ پیدا کرو اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہو گی جب تم صادق (صاحب ایمان) بنو گے اور اگر تم صادق نہیں تو تمہاری نصیحت ایسی ہے جیسے پرنالہ کا پانی موجب فساد ہوتا ہے۔ پس صادق کے واسطے ورزش کی اشد ضرورت ہے۔ جیسے ایک پہلوان کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے کہ مقابلہ کر سکو۔ اگرچہ وہ بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ جسمانی نشوونما میں اس نے ترقی کی اور ورزش کر کے یہ طاقت حاصل کی۔ پس تم روحانی قویٰ میں ورزش کر کے روحانی پہلوان یعنی صادق (صاحب ایمان) بنو۔ جو شخص اپنا نشوونما نہیں کرتا۔ وہ تو اپنے کنبے کو بھی درست نہیں کر سکتا پس قوت روحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی' رسول سب ایک ایک ہو کر ہی آئے ہیں۔ مگر وہ صادق اور جاذب تھے۔ مال کی غریبی اور کمزوری جدا چیز ہے۔ روحانی قوت ہونی چاہئے۔ ہاں کشش میں بھی وہی سعادت مند ہوتے ہیں جن کو کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا۔ اگر خوب گرم ہے تو سو گاڑی بھی لے جاوے گا۔ پس گرم اور پر تاثیر (صاحب ایمان) بنو۔

(2) یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ جب کوئی شخص شدت پیاس سے مرنے کے قریب ہو جاوے یا شدت بھوک سے مرنے تک پہنچ جاوے تو کیا اس وقت ایک قطرہ پانی یا ایک دانہ کھانے کا اس کو موت سے بچائے گا۔ ہرگز نہیں۔ جس طرح اس بدن کو بچانے کے واسطے کافی خوراک اور کافی پانی بہم پہنچانے کے سوائے مفر نہیں۔ اسی طرح پورے جنہم سے تھوڑی سی نیکی سے تم بھی بچ نہیں سکتے۔ پس اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے۔ اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا۔ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ اپنے امراض کو دور کرو۔ دوسروں کا فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو۔ اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(3) بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق وشوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا۔ جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے"

طباعت اور اشاعت کی افادیت کو پہچانو
قلم کو کام میں لا کر بہت کچھ کر سکو گے تم
جو چاہو گے' بدل ڈالو گے ذہنوں کے رویّوں کو
دلوں کی کیفیت کو نیکیوں سے بھر سکو گے تم

ابوالاقبال

○

برسا برسا اشکِ ندامت
دل میلا ہے دھولے دھولے

پیاس کے مارے نَین کنول میں
پڑ گئے کانٹے۔ سولے' سولے

ترس گئے ہیں آنکھ کے دیپک
دل دروازہ کھولے کھولے

مَن میں کوئی آن بسا ہے
دھیرے دھیرے ہولے ہولے

برس کے بادل کھُل جائیں گے
دل بوجھل ہے رولے رولے

کاش جب آئے ان کی نگہ میں
حرف خود اُٹھے بولے بولے

امتہ الباری ناصر

○

دیکھے ہیں حسیں میں نے زمانے میں ہزاروں
پر حُسن ترا سارے حسینوں سے سوا ہے

لب کھُلتے ہی پھولوں کی مہک آتی ہے تجھ سے
ہر دل پہ ترے نُطق کا جادو سا چلا ہے

سوتا ہوں تو خوابوں میں نظر آتا ہے مجھ کو
حیران ہوں تو خانۂ ویراں میں بسا ہے

کچھ روشنی جو مجھ میں سدا رہتی ہے روشن
یہ تیرا کرم تیری محبت کی ضیاء ہے

خواجہ عبدالمومن

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

زندگی کے اس دور سے جبکہ آپ قادیان میں زاہدانہ زندگی بسر کر رہے تھے اور حضرت والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں مقدمات کی پیروی کے لئے جانا پڑتا تھا۔ اپنے چشمہ علم و عرفان سے دوسروں کو بہرہ ور کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے عربی نصاب کی کتابیں 'نحو میر' تاریخ فرشتہ اور شائد گلستان و بوستان بھی آپ سے پڑھی۔ میاں علی محمد صاحب کو گلستان و بوستان کے کچھ سبق پڑھائے۔ مرزا گل محمد صاحب آف لنگروال کی روایت کے مطابق 1872 میں کشن سنگھ ملاوامل اور شرم پت آپ سے حکمت اور قانون وغیرہ کی کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ خود انہیں بھی حضرت صاحب نے ایک فارسی کتاب پڑھانی شروع کی تھی۔ بھائی کشن سنگھ صاحب کا بیان ہے کہ لوگ حضرت غلام مرتضیٰ صاحب سے جرات کر کے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بلا تکلف جو چاہتے تھے کہہ دیتے تھے۔ میں نے اسی لئے ان سے پڑھنا شروع کیا۔ مجھے زمانہ طالب علمی میں یہ تجربہ ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ ان کی خدمت میں جاتے ہوئے ہمیں ذرا بھی جھجک اور حجاب نہ ہوتا تھا۔ ہم بے تکلف جس وقت چاہتے چلے جاتے اور کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ نے اپنی مصروفیت یا آرام کرنے کا عذر کر کے ٹال دیا ہو۔ بعض اوقات آپ نے سوتے اٹھ کر دروازہ کھولا ہے۔ مگر برا نہیں منایا۔ کہ تم نے آ کر میرے آرام میں خلل پیدا کیا۔ چونکہ دروازہ عموماً بند ہوتا تھا کبھی میں اوپر سے کنکر بھی پھینک دیتا تھا۔ اور آپ اس کی آہٹ سے اٹھ کر دروازہ کھول دیتے۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ میں سبق پڑھا کرتا اور آپ کھاتے جاتے۔ اور پڑھاتے بھی جاتے تھے۔ اسی حالت میں میری کتاب میں اگر کوئی غلطی ہوتی تو آپ کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے اور مستند کتاب نکال کر لاتے اور اس غلطی کی اصلاح یا مشکوک امر کو درست فرماتے۔ میں ہرچند عرض کرتا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں۔ کھانا کھالیں۔ بعد میں دیکھا جائے گا۔ مگر آپ میری اس درخواست کو منظور نہ فرماتے اور کہہ دیتے تمہارا حرج ہو گا یہ ٹھیک نہیں۔ وہ اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے اور کتاب نکال کر مجھے درست کرا دیتے۔

میں طب اکبر پڑھ رہا تھا اور اس میں مالیخولیا کی بیماری پر بحث میرے سبق میں آئی۔ طب اکبر میں اس مرض کی علامات اسباب وغیرہ پر مفصل بحث تھی۔ اس میں خلوت نشینی کو بھی ایک حد تک داخل کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا طبیبوں نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ دیکھو جو لوگ خلوت نشین ہوں ان کو بھی مجنون کہہ دیتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 147)

اخبار الفضل قادیان 16۔ اگست 1930ء

ہماری تاریخ

16-8-1930

الفضل 16۔ اگست 1930ء میں وہ ایڈریس درج ہے جو محترم خان ذوالفقار علی خان صاحب کی خدمت میں ممبران مجلس نظارت نے پیش کیا۔ اس کا متن درج ذیل ہے۔

مکرم و محترم خاں صاحب

سلام و دعا۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ اس وقت ہم آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس مجلس میں تشریف لا کر ہمیں عزت بخشی ہے۔

مکرم خان صاحب! آپ ایک عرصے تک ناظر امور عامہ اور اس کے بعد کئی سال تک ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے ہیں اور اب حضرت امام جماعت الثانی کی اجازت سے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ جدائی کا احساس فطری احساس ہے جو ہر انسان کے دل میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ لیکن ہر شخص جس نے حضرت امام جماعت کے سیکرٹری کے طور پر دوسرے سیکرٹریوں کی رفاقت اور تعاون میں کام کیا ہو اس کے لئے اپنے رفیق اور سینئر رفیق کی جدائی ایک خاص درد کا احساس رکھتی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ بھی اس احساس بلکہ اس سے بڑھے ہوئے احساس کے ساتھ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کے دل میں اپنے رفقاء کی جدائی کے علاوہ اپنے پیارے امام اور مرکز سلسلہ کی ظاہری جدائی کا احساس بھی طبعاً درد پیدا کر رہا ہو گا۔

ہمارے لئے بوجہ آپ کے جونیئر رفیق کار

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

لوگ مال کماتے ہیں حکومتیں کرتے ہیں ان کو اچھی اولاد ملتی ہے۔ اچھی بیویاں ہوتی ہیں۔ اچھے دوست ملتے ہیں تجارت میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ زراعت میں نفع حاصل کرتے ہیں۔ علم میں کمال حاصل کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر چیز میں ترقی کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا۔ ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دو اور تکلیف دہ خواہشات دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ہر وقت دل میں یہ احساس رہتا ہے کہ گویا اصل چیز جس کی انہیں خواہش تھی انہیں ابھی نہیں ملی جس طرح کہ ایک بچہ جس کی ماں جدا ہو گئی ہو کبھی کسی کی چھاتی سے لگتا ہے کبھی کسی کی چھاتی سے۔ مگر چین کسی جگہ نہیں پاتا۔ کیونکہ اسے وہ مقصود جس کی اسے تلاش تھی حاصل نہیں ہوا۔ یعنی اس کی حقیقی ماں اس کو نہیں ملتی۔ اسی طرح دنیوی ترقی کرنے والے لوگوں کا حال ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک جنگ میں آنحضرت ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا اس کا بچہ گم ہو گیا تھا۔ وہ جس بچے کو دیکھتی تھی اسے اپنی چھاتی سے لگا لیتی۔ پیار کرتی۔ اور پھر اسے چھوڑ کر آگے چلی جاتی۔ آخر اس کو اپنا بچہ مل گیا۔ اور اسے لے کر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو متوجہ کر کے فرمایا۔ کہ جیسے اس عورت کو اپنے بچے کے مل جانے سے خوشی ہوئی ہے اس سے کئی گنا زیادہ اللہ تعالیٰ کو خوشی ہوتی ہے جب اس کا گناہ گار بندہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس واقعہ کا ایک دوسرا سبق آموز پہلو بیان فرمایا ہے۔ مگر میرا مقصد اس واقعہ کو بیان کرنے سے یہ ہے کہ اس عورت کو کس قدر تڑپ تھی جب تک اس کو اس کا اصل مقصد نہیں ملا تھا۔ مگر جب مقصود ملا تو اسے اطمینان حاصل ہو گیا۔ یہی حال ہر انسان کا ہے۔ اصل مقصد کے ملنے کے ساتھ ہی تڑپ دور ہو جاتی ہے اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ پس چونکہ اصل مقصد انسانی پیدائش کا خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔ جب خدا مل جاتا ہے تو کوئی جلن اور تڑپ نہیں رہتی بلکہ اطمینان ہی رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ان کو جس قدر ترقی ملتی ہے۔ ان کی جلن بڑھتی جاتی ہے مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی اس کے دل کا اطمینان بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ذات کی جستجو ہی ہماری زندگی کا اصل مقصد قرار دیا ہے۔ پس جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ ہماری ریاستوں کو ہی دیکھو۔ باوجودیکہ ان کی حفاظت گورنمنٹ کے ذریعے ہے مگر بعض روساء کے ڈر کا یہ حال ہے کہ ولایت سے بند ہو کر پانی آتا ہے ان کے سامنے کھولا جاتا ہے پھر بھی پہلے دوسروں کو پلایا جاتا ہے پھر راجا صاحب پیتے ہیں اسی طرح ان کا کھانا ہے کہ ہزار احتیاطوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اس سے پہلے خود اسی کو کھلایا جاتا ہے جو پکانے والا ہو۔ پھر اس کو ڈاکٹر کھاتا ہے۔ پھر ان کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ گویا ہر دم خطرہ ہے اور احتیاط ہوتی رہتی ہے ہر دم بے چینی رہتی ہے۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھو ہر طرف دشمن ہی دشمن ہیں مگر کوئی خطرہ نہیں۔ اطمینان و سرور ہے۔ دشمن بھی اگر کھانے کی دعوت دیتا ہے تو بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک یہودن عورت نے زہر بھی دے دیا۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کے الہام سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا اور آپ اس سے محفوظ رہے۔ آپ کو اس قدر اطمینان کیوں تھا۔ اسی وجہ سے کہ آپ نے ایک ایسی ہستی سے تعلق قائم کیا ہوا تھا جو غیب کو جانتی ہے۔ اور اس سے جب کسی کا تعلق ہو جاتا ہے تو وہ اپنے غیب سے بندہ کو بھی حسب ضرورت حصہ دیتا ہے۔ پس اس سے تعلق رکھنے والا مطمئن رہتا ہے۔ دینی ترقی میں اطمینان کی زیادتی اور دنیوی ترقی میں عدم اطمینان کی زیادتی کی ایک روحانی وجہ بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیوی ترقی جس قدر انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مال زیادہ سے زیادہ مشتبہ ہوتا جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کا حصہ اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوتا جاتا ہے۔ لیکن دینی ترقی کی یہ صورت نہیں۔ دینی ترقی میں انسان کس قدر بھی ترقی کرے۔ وہ اپنا ہی حصہ لیتا ہے۔ دوسروں کا حصہ نہیں مارتا۔ اسی کی طرف (کلام الٰہی) نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ (صاحب ایمان) کو جنت ملتی ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ جنت کی تمام لمبائی چوڑائی ہر (صاحب ایمان) کو حاصل ہو گی۔ فرق صرف یہ ہو گا کہ ہر (صاحب ایمان) بقدر ظرف و استعداد اس سے فائدہ حاصل کر رہا ہو گا۔ پس روحانی ترقی میں کسی کا حق مارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب چونکہ (صاحب ایمان) کسی کا حق نہیں مارتا اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور اس کی روح پر گناہ اور حق تلفی کا بوجھ نہیں ہوتا۔

اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو۔ حُبّ ہو تو حُبّ للہ ہو بغض ہو تو بغض للہ ہو۔ کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ پیتے ہو تو سمجھ لو کہ (پینے) کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کے متعلق

فیملی میگزین (8 تا 14- اکتوبر 1995ء) کے شکریہ کے ساتھ- امید ہے ہمارے قارئین اس مضمون سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے-(ادارہ)

محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کہتے ہیں

سب سے پہلے آپ یہ بتائیں کہ عارضہ دل کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں اور اس کی علامات کیا ہوتی ہیں-

دل کے امراض یوں تو بہت زیادہ ہیں مگر جو مرض بہت زیادہ ہے وہ شریانوں میں رکاوٹ ہے- خون کی وہ نالیاں جو دل تک خون لے کر آتی ہیں ان میں آہستہ آہستہ چربی کی تہہ جمنے لگتی ہے اور خون کی نالیوں کو تنگ کرنا شروع کر دیتی ہے- اس سے خون دل کے پٹھوں کو نہیں پہنچتا اور جب ایسا مریض دوڑتا یا کھیلتا ہے تو اس کے دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور سینے میں درد شروع ہو جاتا ہے- یہ دل کے مرض کی پہلی علامت ہوتی ہے- سینے میں درد شروع ہونے کے بعد گلے کی طرف اور بائیں بازو کے اندر کے حصے میں بیک وقت محسوس ہوتا ہے- مریض آرام کرتا ہے یا خاص قسم کی ادویات زبان کے نیچے رکھتا ہے تو یہ درد آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے- اس بیماری کو ہم انجائنا کہتے ہیں-

اس سے ملتی جلتی کیفیت بعض حالات میں گیسز اور دیگر عوارض کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے- اس میں اور دل کے مرض میں کیسے فرق کیا جائے-؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ گیس کی تکلیف عام طور پر کھانا کھانے کے بعد یا بخیر معدہ ہو یا پیٹ کی کوئی اور تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے گیسز کی تکلیف ہوتی ہے- اس کا عام طور پر چلنے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا- اس تکلیف میں آرام کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا- انجیسڈ کی گولی زبان کے نیچے رکھنے سے تکلیف میں کمی نہیں ہوتی- لیکن اگر دل کی تکلیف ہو تو عموماً اس گولی سے فرق پڑ جاتا ہے اور آرام کرنے سے بھی تکلیف میں کمی ہوتی ہے-

دوا کے بغیر کس طرح مریض ان دونوں بیماریوں میں فرق کر سکتے ہیں؟

معدہ میں گیس کی تکلیف عام طور پر کھانے کے بعد مرغن غذا کے بعد یا وہ لوگ جو سیر یا ورزش نہیں کرتے انہیں زیادہ ہوتی ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی گیس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سگریٹ نوشی سے گیس کی تکلیف کم ہو جاتی ہے- یہ تاثر بالکل غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ سگریٹ نوشی سے گیس کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے-

دل کے درد اور گیس کے درد میں کیا فرق ہوتا ہے؟

دل کا دورہ عموماً سینے کے اوپر کے حصے میں ہوتا ہے- ایک گھٹن کی صورت ہوتی ہے اور یہ درد گلے اور بازو کی طرف بڑھتا ہوا محسوس ہوتا ہے جبکہ گیس کی تکلیف عموماً پیٹ کے اوپر کے حصے میں یا پیٹ کے درمیان میں ہوتی ہے اور بار بار ڈکاریں بھی آتی ہیں- دل کا درد بعض اوقات جبڑوں کی طرف بھی جاتا ہے- خاص طور پر نچلے جبڑے کی طرف یا بائیں کندھے کی جانب بعض اوقات یہ درد دائیں کندھے کی طرف بھی جاتا ہے اور کبھی کبھی اس کا رخ دونوں کندھوں کی ہڈیوں یعنی شولڈر بلیڈز کی طرف ہوتا ہے-

یہ بتائیے کہ دل کا مرض کن وجوہات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے؟

اس کی بہت سی وجوہات ہیں- پہلی اور بڑی وجہ سگریٹ نوشی ہے جو لوگ کثرت سے سگریٹ پیتے ہیں اور ایک طویل عرصہ سے سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا ہیں انہیں دل کا مرض زیادہ ہوتا ہے- دوسری بڑی وجہ مرغن غذا کا استعمال ہے- مثلاً مکھن' بالائی' دیسی گھی' انڈے کی زردی یا بڑا گوشت جس میں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے- ان غذاؤں کا استعمال بھی دل کا مرض پیدا کرتا ہے- تیسری بڑی وجہ ہائی بلڈ پریشر ہے- جن لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر ہوتا ہے ان میں دل کے امراض زیادہ ہوتے ہیں- چوتھی بڑی وجہ موروثی ہے جن افراد کے والدین دل کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں خاص طور پر اگر انہیں یہ بیماری پچپن سال کی عمر سے پہلے ہوئی ہو تو ان بچوں میں عارضہ دل ہو سکتا ہے- ضروری نہیں کہ ایسے لوگوں کی ساری اولاد کو دل کی بیماری ہو مگر موروثی اثرات کی وجہ سے ان کی اولاد میں اس بیماری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں- پانچویں وجہ ذہنی انتشار تفکرات ذہن پر مسلسل کسی طرح کا دباؤ یہ چیزیں بھی دل پر برا اثر ڈالتی ہیں اور اس سے دل کی بیماری ہو سکتی ہے- چھٹی وجہ وزن کی زیادتی اور ورزش کم کرنا ہے اس سے خون کی نالیوں میں چربی جمع ہونے لگتی ہے- اور دل کی بیماری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں- ساتویں آٹھویں وجہ مختلف بیماریاں ہیں مثلاً ذیابیطس کی بیماری' نقرس کا مرض اور اس طرح کی چند اور دیرینہ بیماریاں ہیں جن سے دل کی بیماریاں بڑھنے کا خدشہ ہوتا ہے-

ماحول کی آلودگی گندگی اور مضر صحت اشیاء بھی کیا دل کی بیماریوں سے تعلق رکھتی ہیں-

ماحول کی آلودگی خاص طور پر گیس اور تیل سے پیدا ہونے والی کثافتیں دل کی بیماریوں میں اضافہ کا بہت بڑا سبب ہیں- خاص طور پر وہ لوگ جو ایسے علاقوں میں رہتے ہیں- جہاں ٹریفک زیادہ ہے یا صنعتی علاقوں میں گیسز زیادہ ہیں اس میں ہائیڈرو کاربن خاص طور پر سے دل کے لئے مضر ہے- اس آلودگی کی وجہ سے ایسے علاقوں میں رہنے والوں میں دل اور پھیپھڑوں کی بیماریاں زیادہ پائی جاتی ہیں-

دنیائے طب میں ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ ڈپریشن کی وجہ سے بھی دل کی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟

ڈپریشن ان وجوہات میں ہی آتا ہے جنہیں ہم ذہنی دباؤ یا انتشار کہتے ہیں- ذہنی دباؤ دل کے امراض کو بڑھا دیتا ہے- ڈپریشن نہ صرف دل کے امراض کو بلکہ بلڈ پریشر' معدے کی تکلیف یعنی السر کو بھی بڑھاتا ہے- ذہنی پریشانی' شوگر کی بیماری کو بھی بڑھا دیتی ہے- ذہنی پریشانی گھریلو ہو کاروبار کی ہو یا ملکی حالات کی وجہ سے' یہ سب چیزیں دل کی بیماری کو بڑھا دیتی ہیں-

اس وقت دل کی بیماریاں پہلے کے مقابلے میں کس قدر بڑھ گئی ہیں؟

جدید ممالک میں دل کی بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں چالیس سال قبل دل کی بیماریوں کا جو تناسب تھا اس میں اب تیس سے چالیس فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے اور اب پینتالیس سال کی عمر کے بعد اموات کی تین بڑی وجوہات ہیں- پہلے نمبر پر کینسر ہے- دوسری وجہ دل کی بیماریاں ہیں اور تیسری ٹریفک حادثات-

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں جو اموات ہو رہی ہیں ان میں دل کی بیماری دوسرے نمبر پر- یہاں میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ترقی یافتہ ممالک میں گذشتہ تیس سال کے دوران دل کی بیماریوں کا تناسب کم ہوا ہے- اور پہلے سے تقریباً 20 فیصد شرح کم ہوئی ہے- اگر پہلے نوے افراد دل کی بیماری میں مبتلا ہوتے تھے تو اب ان کی تعداد اسی ہو گئی ہے-

ترقی پذیر ممالک میں دل کے امراض بڑھنے کے اسباب وہی ہیں جو آپ نے بتائے ہیں یا ان کے علاوہ بھی ہیں-

اسباب تو بنیادی طور پر وہی ہیں جو میں نے بتائے ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک بڑی وجہ جو محسوس کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ چالیس پچاس سال میں ترقی پذیر ممالک میں چند بنیادی تبدیلیاں آئی ہیں ان میں ایک بڑی وجہ غذائی عادات میں تبدیلی ہے- پہلے گاؤں میں لوگ چکی کا پسا ہوا آٹا استعمال کرتے تھے- مرغی دیسی استعمال کی جاتی تھی بکرے کا گوشت کھایا جاتا تھا- پھر جو چیز بھی تھی وہ خالص ہوتی تھی- اب غذا میں یہ تبدیلی آئی ہے کہ وہ چیز جسے خالص کہا جاتا ہے- اس رنگ میں خالص نہیں ہوتی کہ اسے قدرتی پیداوار کہہ سکیں- مرغی کو چند ہفتوں کے اندر اتنا موٹا کیا جاتا ہے کہ اس پر چربی کی تہیں چڑھ جاتی ہیں جو صحت کے لئے مضر ہے- دوسرے یہ کہ آٹا جو استعمال کیا جا رہا ہے وہ مصنوعی کھاد کے ذریعہ اگائے گئے گیہوں کا ہوتا ہے- گیہوں کو ملوں میں پیسا جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک خاص قسم کا چھلکا ضائع ہو جاتا ہے اس چھلکے میں خاص قسم کے وٹامنز ہوتے ہیں جو ضائع ہو جاتے ہیں پھر ملوں میں جب گیہوں پیسا جاتا ہے تو وہاں اس قدر گرمی ہوتی ہے کہ وٹامنز ضائع ہو جاتے ہیں- تیسری بات یہ ہے کہ پہلے آٹے میں چھان ملا ہوتا تھا مگر اب آٹے میں چھان کا نام و نشان نہیں ہوتا- اس سے بھی انسان کا وزن بڑھتا ہے اور بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے- غذا میں آنے والی یہ تبدیلی میرے نزدیک دل کی بیماریوں میں اضافہ کا ایک بہت بڑا سبب ہے- ایک تبدیلی مشینی دور کا آغاز ہے- پنجاب کا آپ کوئی گاؤں لے لیں- وہاں آپ کو گاڑیاں بھی نظر آئیں گی- ٹی وی بھی ہو گا لوگ شام کو گھر پہنچ کر ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں سے ہلتے نہیں- لوگ وی سی آر کے سامنے کئی کئی گھنٹے بیٹھے رہتے ہیں اور ورزش بالکل نہیں کرتے- پہلے لوگ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پیدل جاتے تھے یا گھوڑے یا سائیکل پر بیٹھ کر جایا کرتے تھے- اب چار پانچ روپے دے کر گاڑی میں جاتے ہیں- گاؤں سے شہر تک آپ کو پیدل چلتے ہوئے لوگ بہت کم نظر آئیں گے- ایک طرف جسمانی ورزش میں بہت کمی ہو گئی ہے دوسری طرف غذا میں چربی کا استعمال زیادہ ہو گیا ہے- نتیجہ یہ ہوا کہ اس سے بیماریاں بڑھ گئیں-

ایک خطرناک تبدیلی یہ ہوئی کہ اس زمانے میں ڈپریشن اور ذہنی دباؤ زیادہ ہو گیا ہے- پہلے گھر کا ایک سربراہ ہوتا تھا جو چھوٹوں کو ایک مرغی کی طرح اپنے پروں تلے رکھتا تھا- کسی کو پرواہ نہیں ہوتی تھی- ایک شخص کسی کام سے دو سال یا پانچ سال کے لئے باہر چلا جاتا تو اسے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی اس کے بیوی بچے سکون سے رہتے تھے- گھر کا یونٹ ٹوٹ جانے سے انتشار میں اضافہ ہوا ہے- ایک شخص باہر جاتا ہے تو اسے فکر ہوتی ہے کہ میرے پیچھے بیوی بچوں کا کیا ہو گا؟

عام خیال یہ ہے کہ غریبوں میں دل کی بیماری کم ہے مگر یہ غلط ہے- دیہات میں بھی جو لوگ باہر گئے ہوں ان کے بیوی بچوں نے بھی رہن سہن کا ایک خاص معیار رکھا ہوتا ہے- ساتھ والے گھر میں اگر ٹی وی اور وی سی آر ہے تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے یہاں بھی وہ سب چیزیں ضرور ہوں اس سے ذہنی انتشار بڑھ جاتا-

کھاد اور کرم کش ادویات کا اجناس خوردنی اور پھلوں پر کوئی اثر پڑا ہے جو دل کی بیماریوں کا باعث ہو؟

موجودہ کھاد کا لازمی اثر پڑا ہو گا لیکن یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ ان چیزوں کا کمرشل مارکیٹ پر اتنا زیادہ اثر ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ لگانا ہمارے لئے بہت مشکل ہے- لیکن ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ مصنوعی غذاؤں کا ہر صورت میں نقصان ہے-

جب کسی شخص کو دل کا دورہ پڑ جائے تو ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص کے لئے آپ کیا تجویز کرتے ہیں۔ اسے فوری طور پر کیا کرنا چاہئے؟

دل کے دورے کی سب سے پہلے تو علامتیں معلوم ہونا چاہئیں اگر وہی علامتیں ظاہر ہوں تو سب سے پہلے مریض کو لیٹ جانا چاہئے۔ اس کے لواحقین کو چاہئے کہ اس کو تسلی دیں کیونکہ گھبراہٹ دل کی تکلیف کو بڑھا دیتی ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال یا ڈاکٹر کے پاس پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر فوری طور پر ممکن نہ ہو مثلاً رات کا وقت ہے۔ سواری کا کوئی بندوبست نہیں تو گھر میں موجود کوئی نیند کی دوا مریض کو دے دی جائے یا اسپرین کی آدھی گولی دے دی جائے۔ اس سے فرق پڑتا ہے کیونکہ اسپرین خون کو پتلا کرتی ہے اور خون کا دوران بہتر کر دیتی ہے۔

سرد اور گرم ممالک میں دل کی بیماریوں میں کوئی فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

سرد اور گرم ممالک میں دل کی بیماریوں کی شرح میں کوئی خاص فرق نہیں لیکن سردی دل کی بیماریوں کو بڑھا دیتی ہے۔ صبح سویرے سردی زیادہ ہوتی ہے۔ دل کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل پر ٹھنڈک کا ایک بوجھ سا پڑتا ہے اور اس کی نالیاں سکڑتی ہیں۔ دل کے مریضوں کو خاص ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سردیوں میں صبح کے وقت باہر نہ نکلیں۔

بین الاقوامی سطح پر دل کی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کون سے جدید طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں دل کی بیماریوں میں جو کمی ہوئی ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے ان رسک فیکٹرز کو کم کر دیا ہے دوسرے دل کی بیماری کی علامات کے بارے میں لوگوں میں شعور پیدا ہوا ہے اس سے بہتری ہوئی ہے۔ اگر کسی علاقہ میں کسی کو دل کا دورہ پڑتا ہے تو فوراً اس کو ہسپتال پہنچا دیا جاتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اب ایسی ادویات موجود ہیں کہ اگر چھ گھنٹے کے اندر اندر مریض ہسپتال پہنچ جائے تو ایک ایسا انجکشن لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے خون کی بند نالی کھل جاتی ہے۔ اور خون کی گردش دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔

آج کل بائی پاس کا بہت چرچا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ بتائیں کہ بائی پاس کن حالتوں میں کرایا جاتا ہے؟

بائی پاس ایسے دل کے مریضوں کے لئے کارآمد ہے جن کے لئے ادویات موثر نہیں رہتیں اور مریض کو بار بار دل کی تکلیف یا انجائنا کی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ اس آپریشن میں ایک متبادل نظام قائم کیا جاتا ہے اس سے مریضوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کیا بائی پاس سے مریض کی زندگی بہتر ہو جاتی ہے یا اس سے زندگی میں اضافہ بھی ہوتا ہے؟

بائی پاس سے سب سے بڑا فائدہ کوالٹی آف لائف کا بہتر ہونا ہے۔ بار بار درد کا ہونا اور ادویات کے بے تحاشا استعمال سے نجات مل جاتی ہے۔ اور ان کا استعمال بہت کم رہ جاتا ہے جہاں تک زندگی کے طویل ہونے کا معاملہ ہے تو اس میں بہت کم صورتوں میں فرق پڑتا ہے۔ زندگی اتنی ہی رہتی ہے جتنی ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کا دل بڑھ جاتا ہے ان کے لئے آپ کیا کرتے ہیں؟

دل بڑھ جائے تو چند ایک ادویات دے کر اس کے پھیلاؤ کو روکا جاتا ہے۔ یا کسی حد تک کم کیا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ دل کے بڑھنے کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ دل کی بیماری زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں پر سوجن آ جاتی ہے۔ سانس پھول جاتا ہے اور جگر پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ دل بڑھا ہوا ہے۔

اختلاج قلب کن وجوہات سے ہوتا ہے۔

اختلاج قلب عام طور پر دل کی بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتا اس کی اور بے شمار وجوہات ہیں مثلاً ذہنی دباؤ کی وجہ سے اختلاج ہو سکتا ہے۔ معدہ میں تیزابیت یا گیس زیادہ ہو جائیں تب بھی ان کا بوجھ دل پر پڑتا ہے۔ جب انسان پریشان ہو یا غصہ میں آ جائے تب بھی اختلاج قلب ہو سکتا ہے لیکن اگر سینے میں درد ہو اور اختلاج بھی تو یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ بار بار دل کی رفتار کا بے قاعدہ ہونا خطرناک علامت ہے۔

بعض لوگوں کی نبض مس ہو رہی ہوتی ہے مگر تشخیص میں انہیں دل کا کوئی عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔

نبض اگر مس کرے تو ضروری نہیں کہ وہ خطرناک بھی ہو۔ بعض اوقات سگریٹ نوشی چائے اور کافی زیادہ پینے کی وجہ سے بھی نبض مس کرنے لگتی ہے۔

نئی تحقیقات کے نتیجے میں ایسی بہت سی مشینیں آ گئی ہیں جن سے دل کے امراض کی تشخیص آسان ہو گئی ہے۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے آپ دل کے امراض کو پکڑ لیتے ہیں؟

چند نئے طریقے ایجاد ہوئے ہیں جن سے تشخیص آسان ہو گئی ہے۔ ان میں ایک ورزش ہے۔ اس میں مریض کو مشین پر ایک خاص طریقے سے چلایا جاتا ہے اسکرین پر اس کی تصویر آ رہی ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر ریکارڈ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کہاں خرابی ہے۔ دوسرا الٹرا ساؤنڈ ہے۔ اسے ایکو کارڈیگرام کہتے ہیں۔ ایک اور مشین ہے جس سے دل کی شریانوں اور اس کے عضلات کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک نیوکلیر کارڈیالوجی کا شعبہ ہے۔ یہاں ایک خاص قسم کا ٹیکہ لگا کر دل تک پہنچایا جاتا ہے اور کیمرے سے دل کی تصویر لی جاتی ہے۔ اس طرح بھی دل کی حالت کا پتہ چل جاتا ہے یہ ایک جدید ترین طریقہ ہے جس سے دل کی مرض کی تشخیص میں بہت مدد ملی ہے۔ پھر انجوگرافی ہے جس سے خون کی نالیوں میں ایک خاص قسم کا ٹیکہ لگا کر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ خون کی نالیوں میں کہاں کہاں رکاوٹ ہے۔ دل کے پمپ میں ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ دل کا پمپ کیسے کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاص قسم کا کیمرہ ہوتا ہے جسے "اینڈواسکوپ" کہتے ہیں یہ کیمرہ خون کی نالیوں کا اندر سے معائنہ کرتا ہے کہ کہاں کہاں رکاوٹ ہے۔ گویا دل کی نالیوں کے اندر کا الٹرا ساؤنڈ کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خرابی کہاں ہے؟

بعض لوگوں کے دل میں سوراخ ہوتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہوتی ہیں؟

دل میں سوراخ عموماً پیدائشی ہوتے ہیں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں بنیادی' پیدائشی نقص ہوتا ہے۔ دل کے اوپر کے اور نیچے کے دو حصوں کے درمیان ایک ایک پردہ ہوتا ہے۔ کبھی اوپر کے پردے میں سوراخ ہوتا ہے اور کبھی نچلے پردے میں' اگر یہ سوراخ بہت بڑا ہو تو بچہ چند ماہ زندہ رہ کر مر جاتا ہے۔ اگر یہ سوراخ بہت چھوٹا ہے تو بچہ کئی سال تک زندہ رہتا ہے۔ اگر اسے تکلیف نہ ہو تو وہ بڑھاپے تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

اس کا علاج کس طرح کیا جاتا ہے؟

عام طور پر علامتوں کے مطابق علاج کیا جاتا ہے اگر تکلیف موجود ہو یا دل کا سوراخ اتنا بڑا ہو کہ وہ اس کے کسی خاص حصے پر اثر انداز ہو رہا ہو تو پھر آپریشن کے ذریعہ اس کا علاج کیا جاتا ہے اور حصے کو بند کر دیا جاتا ہے جس سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

اس دور میں جبکہ سائنس اتنی ترقی کر گئی ہے انسانوں میں مصنوعی دل فٹ کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں اس کے بعد انسان چلتی پھرتی ایک الیکٹرانک مشین بن جائے گا۔ کیا ایسا ممکن ہے۔

ابھی تک تجربات ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں مصنوعی دل تیار کئے جا رہے ہیں۔ چند ایک ٹیوبیں دل میں دی جاتی ہیں جنہیں باہر موجود ایک مشین کنٹرول کرتی ہے۔ یہ مشین بہت بڑی ہے۔ جو بستر پر لیٹے مریض کو لگائی جاتی ہے مگر عین ممکن ہے کہ کچھ عرصہ بعد مشین کا سائز چھوٹا ہو جائے اور لوگ اسے اپنے ساتھ لئے پھریں۔

دل کے امراض سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ جو رسک فیکٹرز ہیں انہیں کم کیا جائے۔ متوازن غذا کھلائی جائے اور مکمل احتیاط برتی جائے۔ سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز اور باقاعدگی سے ورزش کی جائے۔ بلڈ پریشر ذیابیطس نقرس کی بیماری اور وزن کی زیادتی ایسی بیماریاں ہیں جنہیں صحیح طور پر سے کنٹرول کرنا چاہئے تاکہ یہ دل کے عوارض کا باعث نہ بن سکیں۔ سب سے بڑی چیز یہ کہ ذہنی انتشار اور دباؤ کو جہاں تک ممکن ہو کم کیا جائے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اگر ایک آدمی پانچ وقت نماز کی پابندی کرے تو اسے کافی حد تک سکون مل سکتا ہے۔

سیر و سیاحت اور صحت مند مقامات پر جا کر رہنا کتنا فائدہ مند ہوتا ہے؟

وہ لوگ جنہیں ابھی تک دل کی بیماری نہیں ہوئی ان کے لئے ایسے مقامات پر جانا بہت فائدہ مند ہے یا دل کی بیماری اتنی کم ہے کہ بہت زیادہ اونچائی پر جانے سے ان کے دل پر اثر نہ پڑے کیونکہ اونچائی پر آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اور یہ دل کے مریض کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے عام طور پر جن مریضوں کو دل کی زیادہ تکلیف ہوتی ہے انہیں اونچائی پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔

(وکالت وقف نو)

واقفینِ نو اور خوش اخلاقی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:

واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے۔ انہیں خوش اخلاق بنانا چاہئے۔ ایک تو اخلاق کا لفظ ہے جو زیادہ گہرے خصائل سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق میں پہلے کئی دفعہ بات کر چکا ہوں لیکن ایک اخلاق کا معنی عرف عام میں انسان کی میل جول کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس سے وہ دشمن کم بناتا ہے اور دوست زیادہ۔ کوئی بد مزاج انسان اچھا واقف زندگی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی خشک مزاج انسان ملاں تو کہلا سکتا ہے' صحیح معنوں میں روحانی انسان نہیں بن سکتا۔ ایک دفعہ ایک واقف زندگی کے متعلق ایک جگہ سے شکایتیں ملیں کہ یہ بد خلق ہے اور ترش روئی سے لوگوں سے سلوک کرتا ہے۔ جب میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تو اس نے یہ جواب دیا کہ سب جھوٹ بولتے ہیں میں تو بالکل درست اور صحیح چل رہا ہوں اور ان کی خرابیاں ہیں جب توجہ دلاتا ہوں تو پھر آگے سے غصہ کرتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ خرابیوں کی طرف تو سب سے زیادہ توجہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دلائی تھی اور جتنی دوری اس دنیا کے لوگوں کی آپ سے تھی اس کا ہزارواں حصہ بھی جماعت احمدیہ کے نوجوان آپ سے فاصلے پر نہیں کھڑے۔ آنحضرت ﷺ کامل طور پر معصوم تھے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات

مقبوضہ کشمیر میں موجودہ گورنر راج کی میعاد 16- جنوری 1996ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس کے بعد بھارتی آئین کے مطابق حکومت مزید گورنر راج نافذ نہیں کر سکتی اس لئے بھارتی حکومت چاہتی ہے کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے مقبوضہ کشمیر میں سے گورنر راج ختم کرنے کے لئے عام انتخابات کرادئے جائیں تاکہ سویلین حکومت اقتدار سنبھال لے اور اس نام نہاد جمہوری حکومت کی آڑ میں بھارت اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل جاری رکھے۔ اور دنیا کو یہ بتایا جا سکے کہ مقبوضہ کشمیر میں جمہوری عمل جاری ہے۔ لوگ آئینی حکومت قائم کرنے کے لئے اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہیں اور گویا کشمیریوں کے بھارتی حکومت کا حامی ہونے کا تاثر دے کر کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو سبوتاژ کیا جا سکے۔

قارئین کی یادداشت تازہ کرنے کی غرض سے عرض ہے کہ کشمیر میں ماضی میں جو انتخابات ہوئے تھے وہ کشمیر کی موجودہ تحریک آزادی کا آغاز تھا ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا گیا اور ماسوائے گنتی کے 5- 7 فیصد افراد کے اور کسی نے ووٹ نہیں ڈالا۔ کشمیریوں کے جذبات آزادی کا یہ اظہار اتنا غیر معمولی تھا کہ غیر ملکی ذرائع ابلاغ بھی حیرانی سے اس کو نوٹ کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی خاموش عوامی حمایت نے بعد ازاں مسلح جدوجہد کا روپ دھار لیا جو آج بھارتی حکومت کے لئے مصیبت بنی ہوئی ہے۔

بھارتی حکومت نے اس سے پہلے بھی انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اب ایک بار پھر بھارتی حکومت اسی داؤ پر آرہی ہے۔ بھارتی حکومت کی یہ کوشش ہے کہ وہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو الیکشن لڑنے پر راضی کرلے اگر ان کی پارٹی الیکشن میں حصہ لے لے تو جیسے تیسے یا یوں کہنا چاہئے کہ رو دھو کر ان کی حکومت بنوالی جائے اور پھر رائے عامہ کو دھوکا دینے کا طریق اختیار کرلیا جائے۔

مسٹر فاروق عبداللہ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ انہوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر مقبوضہ کشمیر کو داخلی خودمختاری دے دی جائے جیسا کہ 1953ء سے پہلے تھی' تو وہ انتخاب میں حصہ لینے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ لیکن بھارتی حکومت کو یہ شرط بھی منظور نہیں۔ چنانچہ پوری کوششوں کے باوجود ابھی تک مسٹر فاروق عبداللہ راضی نہیں ہوئے۔

ادھر مقبوضہ کشمیر کی دوسری سیاسی جماعتوں اور تحریک آزادی میں حصہ لینے والی تنظیموں نے آل کشمیر حریت کانفرنس کی قیادت میں بھارتی وزیر اعظم نرسیماراؤ کا وہ پیکیج مسترد کر دیا ہے جس میں اہل کشمیر کو مکمل داخلی خود مختاری دیئے جانے کی بجائے ان کو کچھ مزید خودمختاری دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مسٹر فاروق عبداللہ نے بھی قبول نہیں کیا۔

اگرچہ مسٹر فاروق عبداللہ کو ترغیبات دیئے جانے کا سلسلہ جاری ہے اور وہ کیا حتمی فیصلہ کرتے ہیں یہ بات ابھی چند دن میں معلوم ہوگی۔ لیکن مقبوضہ کشمیر میں انتخابات سے رائے عامہ کو دھوکا دینا اب ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ گنتی کے چند ووٹر گھروں میں خوف کے مارے دبکے ہوئے امیدواروں کو ووٹ ڈال کر رکن اسمبلی یا وزیر اعلیٰ بنا بھی دیں تو عالمی رائے گمراہ نہیں ہو سکے گی۔

بھارت کو اس انتخاب کا" اگر وہ ہو بھی گئے' تو یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ وہ صوبے میں آئینی بحران سے بچ جائے۔ ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کردے اور پھر چند ماہ کے اندر اندر ہی اس کٹھ پتلی کو بھی رخصت کردے اور پھر مزید کئی سال گورنر راج باقی رکھا جائے۔

OOO

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا میں تاملوں نے حکومت کی مصالحانہ پالیسی کا جواب مصالحت سے نہ دیکر جو سیاسی غلطی کی ہے اس پر ان کے رہنما پربھاکرن بھی ندامت محسوس کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ سری لنکا کی فوج نے جس تیاری اور زور وشور سے تامل ٹائیگرز کی جدوجہد آزادی کو دبانے کی کارروائی کی ہے اسے روکنا ٹائیگرز کے بس کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن سری لنکا کی صدر مسز چندریکا کماری تنگا نے بالکل درست کہا ہے کہ تامل ٹائیگرز پر قابو پانے کے بعد بھی یہ مسئلہ ختم نہیں ہوگا۔ مسز چندریکا کی یہ سوچ بالکل درست ہے کہ سختی اور تشدد سے مسائل حل نہیں ہوتے الجھ جاتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ٹھنڈے دل سے مل بیٹھ کر کچھ لو اور کچھ دو کے اصولوں پر مسائل حل کئے جائیں۔ تامل ٹائیگرز کو بھی ایک دن یہی راستہ اختیار کرنا ہوگا اور سری لنکا کی حکومت کو بھی۔

OOO

بنگلہ دیش- مفاہمت کی امیدیں ختم

گذشتہ روز بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء نے حزب مخالف کی اس تجویز کو رد کردیا کہ

باقی صفحہ 7 پر

عبدالحلیم احمد

ہسپانوی زبان

سولہویں صدی میں سپین کے کارلوس اول اور جرمنی کے کارلوس پنجم کو (جو کیتھولک بادشاہوں میں سے تھا) ایک متحدہ سپین ورثہ میں ملا تھا۔ ایک وسیع مملکت کا بادشاہ ہونے اور مختلف زبانوں کا ماہر ہونے کی وجہ سے جب کسی شخص نے اس سے مختلف مواقع پر زبانوں کے استعمال سے متعلق سوال کیا تو بادشاہ نے جواب دیا کہ۔

"جب میں عورتوں سے بات کرتا ہوں تو اطالوی (اٹالین) زبان مجھے اچھی لگتی ہے اور اگر آدمیوں کو تحریر کے ذریعہ کچھ سمجھانا مقصود ہو تو میں فرانسیسی زبان (فرنچ) استعمال کرتا ہوں اور جب مجھے نوجوانوں کو کوئی حکم دینا ہوتا ہے تو میں جرمن زبان میں بات کرتا ہوں اور ہسپانوی زبان (سپینش زبان) میں خدا سے باتیں کرنے لئے استعمال کرتا ہوں۔"

دو سو ملین سے زائد انسان دنیا میں ایسے بستے ہیں جو باہمی روابطہ کے لئے سپینش زبان استعمال کرتے ہیں۔ بیس ممالک میں یہ سرکاری زبان کے طور پر رائج ہے۔ دیگر اقوام میں گیارہ گروپ ایسے ہیں جو عام طور پر سپینش ہی بولتے ہیں۔

سپین کے علاوہ کوستاریکا' کیوبا' ڈومینکن ریپبلک' السلواڈور' گوئٹے مالا' ہنڈراس' میکسیکو' نکاراگوا' پانامہ' پورٹوریکو' ارجنٹائن' بولیویا' چلی' کولمبیا' ایکواڈور' پاراگوآئے' پیرو' اور اگوائے اور وینیزویلا ممالک میں یہ سرکاری زبان کے طور پر بولی جاتی ہے۔

فلپائن کی مختلف زبانوں میں سے ایک سپینش زبان بھی ہے۔ اقوام متحدہ کی آفیشل زبانوں میں بھی سپینش زبان شامل ہے۔ اسرائیل' ترکی' مراکش' برازیل' ٹرینیڈاڈ اور امریکہ نیز بعض دیگر ممالک میں ایسے گروپ پائے جاتے ہیں جو سپینش زبان بولتے ہیں۔

رومن حکومت کے دور میں آئبرک جزیرہ نما (سپین) میں لاطینی زبان بولی جاتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ اس میں تبدیلی ہونی شروع ہوگئی۔ مختلف منازل طے کرتے ہوئے آخرکار ساتویں' آٹھویں صدی میں گوتھ قوم کے زمانہ میں اس میں بعض اہم تبدیلیاں کی گئیں اور اس طرح وہ زبان وجود میں آئی جسے کاسٹیلین زبان (سپینش زبان) کے ابتدائی نقوش اور خدوخال کہا جاسکتا ہے۔

۷۱۱ء میں مسلمانوں کے سپین پر قبضہ کے نتیجہ میں زبان کا یہ ارتقائی سفر بھی کسی حد تک متاثر ہوا۔ اگرچہ مسلمانوں کی آمد کے ساتھ عربی زبان کا آنا ایک لازمی امر تھا لیکن جب عیسائیوں نے دوبارہ سپین کو فتح کیا تو جہاں انہوں نے سرحدوں کو از سرنو مضبوط و مستحکم کیا وہاں زبان کو بھی نئی طرز پر مربوط کیا۔

اس زمانہ میں سپین کے بنیادی صوبوں میں سے ایک جنوبی صوبہ Castilla (کاستیا) تھا۔ وہاں سے رومیوں کے دو اہم راستے گذرتے تھے۔ یہ علاقہ خصوصیت سے Castilla اس لئے کہلاتا تھا کیونکہ ساتویں صدی میں یہاں بے شمار قلعے وہاں کی حفاظت کے لئے بنائے گئے تھے۔ اس علاقہ میں جہاں زیادہ قلعے تھے اسے Castilla (قلعہ) کا نام دیا گیا تھا۔ وہاں کے لوگ پڑھے لکھے روشن خیال اور عمدہ مزاج کے مالک تھے۔ انہیں خصوصیات کی بناء پر ہمسایہ ریاستوں میں وہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

ابتداء" یہ علاقہ Leon (لیون) کے بادشاہ کے ماتحت تھا۔ بعد ازاں اسے آزاد ضلع بنا دیا گیا۔ Castilla (کاستیا) کے لوگ اپنی ہمسایہ ریاستوں سے بہت مختلف طرز پر گفتگو کرتے جس پر وہ لوگ بہت حیران ہوتے اور مذاقاً کہا کرتے کہ تمہاری زبان کی آواز تو ایسی ہے۔ جیسے طنبورہ کی آواز ہوتی ہے۔

Castilla کے لوگوں کی علمی برتری اور عمدہ مزاج کا ہمسایہ ریاستوں پر اتنا گہرا اثر تھا کہ جب 884 میں ہمسایہ ریاست Leon (لیون) میں گڑبڑ شروع ہوئی اور وہاں بغاوتوں نے سر اٹھایا تو اس وقت Castellon (کاسٹیون) (کاسٹیلین زبان) یعنی اہل کاستیا (Castilla) کی زبان کو اپنی دو ہمسائیہ ریاستوں Leone اور Navarra (نابارا) میں پھیلنے کے لئے راستہ مل گیا جہاں اس وقت مقامی زبانیں بولی جاتی تھیں۔

یہ وہ دور تھا جب کاستیا کے لوگوں نے اپنی حکومت کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کو نکھارنے اور بہتر بنانے میں اپنا وقت صرف کیا۔ بعد ازاں انہوں نے شمال کی جانب فتوحات کا آغاز کیا یہاں تک کہ سارے جزیرہ نما پر ان کی حکومت قائم ہوگئی ان فتوحات کے ساتھ ساتھ کاسٹیلین زبان بھی ہر جگہ اپنی راہ بناتی چلی گئی اور سارے سپین میں سرایت کرتی ہوئی لوگوں کی روزمرہ کی ضرورت بن گئی۔

بارہویں صدی کے لگ بھگ جب کاسٹیلین زبان کے الفاظ رائج ہونے شروع ہوئے اور پورے سپین میں پھیل گئے تو اس وقت رائج زبانوں میں سے بعض تو بالکل معدوم ہوگئیں اور بعض اپنا وجود قائم رکھنے میں کامیاب رہیں۔ Mosarabe (موس عربی) (Leones) (لیون کی زبان) Navarro Aragones (نابارا اور آراگون کی زبان) ایسی تھیں جو اپنا وجود قائم نہ رکھ سکیں لیکن Gallego (گالیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو Catalan (قتلان) اور Vasco (باسکو) ایسی زبانیں تھیں جن کے نہ صرف الفاظ قائم رہے بلکہ سپینش زبان کے ساتھ ساتھ وہ بھی ترقی کرتی رہیں۔ لیکن سپینش زبان وہ اکیلی زبان تھی جو سرکاری زبان کے طور پر ابھر کر سامنے آئی۔ اور گالیے گو' قتلان اور باسکو زبانوں کے ساتھ ساتھ سپینش زبان بھی ان علاقوں میں بولی جانے لگی۔

بقیہ صفحہ 5

آپ خود اپنے اندر کچھ خرابیاں رکھتے ہیں۔ جن سے حضور اکرم ﷺ مخاطب تھے وہ تمام برائیوں کی آماجگاہ تھے مگر یہ نوجوان تو کئی پہلوؤں سے سلجھے ہوئے' منجھے ہوئے' اور باہر کی دنیا کے جوانوں سے سینکڑوں گنا بہتر ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ جب نصیحت کریں تو وہ بدکتے ہیں اور متنفر ہوتے ہیں اور آنحضرتؐ جب نصیحت فرماتے تھے وہ آپ کے عاشق ہو جایا کرتے تھے۔

دوسرے میں نے ان سے کہا کہ ایک آدھ شکایت تو ہر مربی کے متعلق' ہر ایسے شخص کے متعلق آ ہی جاتی ہے جو کسی کام پر مامور ہو ہر شخص کو وہ راضی نہیں کر سکتا کچھ لوگ ضرور ناراض ہو جایا کرتے ہیں لیکن ایک شخص کے متعلق شکایتوں کا تانتا لگ جائے تو اس پر غالب کا یہ شعر اطلاق پاتا ہے۔

سختی سہی کلام میں لیکن نہ اسقدر
کی جس سے بات اسنے شکایت ضرور کی

پس اپنے بچوں کو خوش اخلاق ان معنوں میں بنائیں کہ میٹھے بول بول سکتے ہوں۔ لوگوں کو پیار سے جیت سکتے ہوں۔ غیروں اور دشمنوں کے دلوں میں راہ پا سکتے ہوں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں سرایت کر سکتے ہوں کیونکہ اس کے بغیر نہ تربیت ہو سکتی ہے نہ دعوت الی اللہ ممکن ہے۔ بعض مربیوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے اس لئے اپنے ملک کے بڑے سے بڑے لوگوں سے جب وہ ملتے ہیں تو تھوڑی سی ملاقات میں وہ ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کی عظیم الشان راہیں کھل جاتی ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ 17- فروری 1989ء)

بقیہ صفحہ 6

انتخابات ایک غیر جانبدار نگران حکومت کے ذریعے کروائے جائیں۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اب دونوں کے کسی بات پر متفق ہونے کے امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ اور اس جھگڑے اور بحران کا اب کوئی حل نظر نہیں آتا۔ خالدہ ضیاء نے کہا ہے کہ پارلیمانی جمہوریت میں کسی نگران حکومت کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اس قسم کے مطالبات غیر قانونی ہیں اور اس لئے انہیں کسی صورت بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ حزب مخالف کا یہ عندیہ ہے کہ وہ نگران حکومت مقرر کروا کے شائد انتخابات جیت لیں گے۔ ہم ان سے احکام نہیں لے سکتے۔ عوام الناس نے ہمیں منتخب کیا ہے اور ان کے اس اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لئے ہم ہرگز تیار نہیں ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

ہونے کے مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے کام کے متعلق کچھ عرض کریں۔ کیونکہ یہ کام درحقیقت بالا افسر نگرانِ کار کا ہوتا ہے۔ نہ کہ جونیئر کارکنوں کا مگر ہم اس موقعہ پر اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتے کہ باوجود بعض موقعوں پر اختلاف رائے ہو جانے کے جو کہ طبعاً کام کرنے والوں میں ہو جایا کرتا ہے۔ آپ کا وجود ہمارے خیال میں نظام سلسلہ کے لئے ایک مفید اور بابرکت وجود رہا ہے اور ہم سب اس ہدایت اور رعائت کو دلی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں جو بحیثیت ناظر اعلیٰ کے آپ کی طرف سے ہمیں وقتاً فوقتاً پہنچتی رہی ہے اپنا محکمانہ کام کا تجربہ جو آپ نے سرکاری اور ریاست کی ملازمت کے دوران میں حاصل کیا تھا۔ ہمارے دفاتر کے بہت سے مسائل کے طے کرنے میں مفید اور کار آمد ثابت ہوا ہے۔ اور باوجود اس پیرانہ سالی اور بہت سے خانگی تفکرات کے جس شوق اخلاص اور جانفشانی اور شگفتگی سے آپ نے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے وہ حقیقی تعریف اور شکریے کا مستحق ہے۔

ہماری دعا ہے جیسا کہ آپ کا بھی دلی ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پھر قادیان میں واپس لا کر اپنے امام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب تک آپ ہم سے جدا ہوں آپ کو اپنے نئے حلقہ کار میں سلسلہ کی بہتر سے بہتر خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔

.سلامت روی و باز آئی

آخر میں ہم حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے بصد عجز و انکسار درخواست کرتے ہیں کہ وہ جہاں ہم سے جدا ہونے والے بھائی کے لئے دعا فرمائیں وہاں ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سلسلے کی خدمت اور اپنے امام کی اعانت و اطاعت میں کامل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی اور اس کے (-) اور اس کے (امام) کی رضا و خوشنودی کا موجب ہو۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس نظارت
صدر انجمن احمدیہ قادیان

بقیہ صفحہ 1

کے حصول کی استعداد رکھتا تھا یعنی اتنی استعداد رکھتا تھا کہ وہ خدا کے حضور ایسی قربانیاں پیش کر سکے کہ خدا تعالیٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ انعام جو کسی کو مل سکتے ہیں' وہ پالے اگر اس نے وہ کوشش نہیں کی تو وہ خود کو محروم کرتا ہے اور جو قوم بحیثیت قوم اس لئے پیدا کی گئی کہ وہ دنیا کی معلم اور ہادی بنے' اس قوم کے ہر فرد کو اپنی قوت کے مطابق اپنی قربانی انتہا تک پہنچا دینی چاہئے۔ اور قوت تو بدلتی رہتی ہے۔ (اس تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں) کیونکہ نشوونما ہو رہی ہے اور طاقت بڑھتی چلی جا رہی ہے آپ کوئی وقت لے لیں اگر انہوں نے اس وقت کی طاقت کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا تو وہ قوم اس وقت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے انتہائی انعامات کی وارث بن گئی۔ لیکن اگر بعض نے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور وہ دائرہ استعداد کی حد بندی کرنے والی آخری لکیر تک پہنچ گئے اور بعض نے اپنی طاقت کی انتہا تک قربانیاں نہ دیں تو بحیثیت مجموعی قوم یا جماعت ان انعامات کی وارث نہیں بن سکتی' جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے (اس حساب میں منافقین کو اس گروہ سے باہر سمجھنا پڑے گا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ایسا شخص جو اپنی استعداد کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھے گا۔ اور اس کی سعی کے مطابق (-) پوری جزا اسے ضرور ملے گی (-) اسے اپنی کوشش پر نازاں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ بعض ایسی کمزوریاں ہوتی ہیں جو انسان کی نظر میں نہیں ہوتیں اور اس کی عقل میں نہیں آ سکتیں۔ لیکن کمزوری ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ اس شخص یا جماعت نے اپنی طاقتوں اور وقتی نشوونما کے مطابق بغیر کسی کمزوری کے (کمزوری ایمان ہو یا کمزوری عمل یا کمزوری فہم) خدا کے حضور اپنی انتہائی قربانی پیش کر دی ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان یہ کر ہی نہیں سکتا اس کی نگاہ دوسروں کے سلسلہ میں بھی متعصبانہ ہو سکتی ہے اور اپنے حق میں تو انسان بڑا سخت متعصب بن جاتا ہے۔ کرتا تھوڑا ہے اور سمجھتا ہے میں نے بہت کیا کچھ بھی نہیں کرتا اور سمجھتا ہے میں نے کچھ کر لیا۔

(از خطبہ 28- جنوری 1972ء)

اطلاعات و اعلانات

جماعت ہائے احمدیہ

پاکستان کا عشرہ وقف جدید

○ (24- نومبر تا 3- دسمبر 95ء)

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام' تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان میں مورخہ 24- نومبر تا 3- دسمبر 95ء "عشرہ وقف جدید" منایا جا رہا ہے۔ تمام انصار / افراد جماعت' خدا تعالیٰ کے حضور پیش کئے گئے اپنے گزشتہ وعدہ جات برائے سال 95ء میں ممکنہ اضافہ کر کے یعنی سال رواں میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو ملحوظ رکھ کر اور مالی قربانی کے معیار کو بڑھا کر' از خود آگے بڑھیں اور بروقت ادائیگی کر کے "عشرہ وقف جدید" کو کامیاب بنائیں۔

زعماء کرام اپنی مجلس / جماعت کی "رپورٹ بابت عشرہ وقف جدید" 10- دسمبر 95ء تک مکرم ناظم صاحب مال وقف جدید انجمن احمدیہ کو ضرور بھجوا دیں۔ نیز اس کی نقل مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان کی خدمت میں بغرض اطلاع ارسال کریں۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ پاکستان)

تبدیلی نام

○ مَیں نے اپنا نام محمد صنم سے تبدیل کر کے "محمد صمیم احمد" رکھ لیا ہے۔ براہ کرم مجھے آئندہ اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

محمد صمیم احمد ابن محمد یونس کارکن نصرت آرٹ پریس گول بازار ربوہ۔

بقیہ صفحہ 1

کی۔ اقصیٰ چوک کی صفائی ان کے سپرد تھی۔

صدر صاحب عمومی مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے وقار عمل کے دوران سارے ربوہ کا چکر لگایا (سوائے بیوت الحمد اور نصیر آباد) انہوں نے بتایا کہ اس دورے کے دوران ہر محلے میں مرد عورتیں بچے' چھوٹی عمر کی بچیاں۔ غرضیکہ ہر عمر اور ہر سماجی حیثیت کے لوگ کام میں مصروف تھے۔ ان میں ڈاکٹر پروفیسر وکیل افسران وغیرہ سبھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اندازے کے مطابق ربوہ کی 40 فیصد آبادی یعنی قریباً 12- 13 ہزار افراد نے وقار عمل میں حصہ لیا اور ربوہ شہر کو صفات ستھرا بنانے میں اپنے ہاتھ سے کام کیا۔

مکرم صدر صاحب عمومی نے بتایا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو وقار عمل کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں بعض اوقات تبدیلی بھی ہوتی رہتی ہے۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ سارے ربوہ کا وقار عمل دسمبر کے پہلے جمعہ کو ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ وقار عمل میں جن محلوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اس میں فیکٹری ایریا۔ دار النصر غربی ب' دار الرحمت شرقی ب اور بیت الاقصیٰ کی صفائی کا کام کرنے والے نوجوان شامل تھے۔ صدر صاحب عمومی نے اعلان کیا کہ آئندہ وقار عمل میں مختلف محلوں کی کارکردگی کا مقابلہ کرایا جائے گا۔ ایک کمیٹی مقرر ہو گی جو سارے محلوں کا جائزہ لے کر اول دوم سوم آنے والوں کا فیصلہ کرے گی۔ ان محلوں کو انعامات دیئے جائیں گے'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے پنجاب میں اختیارات وزیر اعلیٰ کے پاس ہیں- میں حصہ دار ہوں- وزیر اعلیٰ مسٹر عارف نکئی اچھے انسان ہیں- یہ غلط ہے کہ تمام اختیارات میرے پاس ہیں- میں کچھ معاملات میں "شیئر" کرتا ہوں- انہوں نے کہا کہ مسٹر نکئی بالکل ٹھیک طور پر حکومت کے معاملات چلا رہے ہیں- جونیجو لیگ کی بیورو کریسی پر تنقید صرف برائے تنقید ہے- تاہم بیورو کریسی کے بارے میں اگر کہیں کوئی شکایت سامنے آئی تو اسے چیک کیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں-

○ لاہور میں پتھالوجسٹوں کی 19ویں قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر پنجاب نے کہا کہ عطائیوں کی ادویات سے انسانی جانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے- عورتوں کے چہرے کریموں سے خراب ہو رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ عطائیت کے خاتمے کے لئے بھی کمیٹی بنانے کی سوچ رہا ہوں- تاکہ عطائیوں کو سلاخوں کے پیچھے بند کیا جاسکے-

○ ایران سے تعلقات بڑھانے پر امریکہ نے پاکستان کو وارننگ دی ہے- امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ دورے سے پہلے حکومت پاکستان اور وزیر اعظم بے نظیر کو ذاتی طور پر پاک ایران تعلقات میں مزید فروغ اور دورے کے مقاصد کے بارے میں متنبہ کیا گیا تھا- ایران سے تجارت بڑھانے کا مطلب اس کی دہشت گردی کی صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے-

○ پنجاب حکومت کی ایک اہم شخصیت نے کہا ہے کہ شہباز شریف کا کسی قتل کیس سے تعلق نہیں ہے- ملک ظفر کے قتل کے سلسلے میں ان کا نام آیا تھا مگر ان کے خلاف کوئی شہادت سامنے نہیں آئی-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ازبکستان کے ایک روزہ دورے کے دوران تاشقند میں کہا ہے کہ ربانی حکومت کو باہر سے ملنے والی امداد بند کی جائے- افغانستان پر ہتھیار حاصل کرنے کی پابندی عائد کی جائے- انہوں نے ازبک صدر کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ افغانستان میں کسی ایک گروپ کو تمام افغان عوام کی حمایت حاصل نہیں- انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان میں پاور شیئر فارمولا کی حمایت کریں گے-

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈروں نے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کے بیان پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر جماعت اسلامی کو 50 نشستیں دے دیں تو ہم پاک وصاف ہیں ورنہ قاضی صاحب کا فتویٰ آجاتا ہے- مسلم لیگ کو ڈاکو کہنے والوں نے ہمیشہ اسلام اور جہاد کے نام پر ڈاکے مارے ہیں- پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ دونوں کو لیٹرے کہنے والے عملاً نواز شریف کی مخالفت کر رہے ہیں-

○ افغانستان میں قومی حکومت بنانے پر اختلافات ختم ہو گئے ہیں- طالبان اور حزب اسلامی کے حکمت یار کے درمیان معاہدہ طے پاگیا ہے- اس پر عمل درآمد کی صورت میں افغانستان سے خانہ جنگی ختم ہو جائے گی- عبوری حکومت کے قیام کے بعد انتخابات کرائے جائیں گے- حکمت یار نے کہا ہے کہ جہادی قوتیں بیرونی قوتوں کو افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہ دیں-

○ افغانستان میں کابل انتظامیہ اور طالبان کے درمیان لڑائی جاری ہے- بگرام ائرپورٹ پر طالبان فضائیہ نے زبردست بمباری کی جس سے ائرپورٹ کو شدید نقصان پہنچا- کابل پر راکٹوں کی بارش سے 6-افراد ہلاک اور 24 زخمی ہو گئے- حکومت کے دشمنوں نے کابل شہر کا محاصرہ کر لیا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے بہاولپور سے اپنی رابطہ عوام مہم شروع کر دی ہے- انہوں نے گاڑیوں کے جلوس کے ہمراہ شہر کا دورہ کیا- انہوں نے الزام لگایا کہ سرائیکی علاقے کے 15- افراد کو حکمرانوں نے مروایا ہے- انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت محض چند دن کی مہمان ہے- عوام کے سیلاب کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی وہ بہاولپور میں رابطہ عوام مہم کے پہلے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے-

○ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل میں شامل پارٹیاں کوئی بھی سیاسی یا انتخابی اتحاد بنا سکتی ہیں- جمعیت سے اتحاد کے لئے نواز شریف سے پیشگی تعاون کی شرط نہیں- اتحاد مخصوص مقاصد کے لئے ہوتا ہے- مستقل طور پر بندھ جانا ممکن نہیں-

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے مشہور دہشت گرد ریحان کانا کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب وہ دوبئی فرار ہونے کے لئے امارات ائرلائن کے طیارے میں سوار ہو چکا تھا-

○ حکومت 25 ہزار روپے کا انعامی بانڈ 15 نومبر سے جاری کر رہی ہے- اس کا پہلا انعام اڑھائی کروڑ روپے- دوسرا انعام 25 لاکھ روپے کے پانچ انعامات اور تیسرا انعام ساڑھے بارہ لاکھ روپے کے 20 انعامات ہیں-

○ پیپلزپارٹی پنجاب کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ کیا قاضی حسین احمد ولی اللہ ہیں جنہیں سب چور نظر آتے ہیں- قوم نے پیپلزپارٹی اور نواز شریف کے حق میں فیصلہ دیا ہے- قاضی صاحب یہ فیصلہ تسلیم کریں- انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی صرف مارشل لاء دور میں مطمئن رہتی ہے-

○ صدر مملکت نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے تحت سابق وزرائے اعظم اور ان کی بیوگان کو بھی تاحیات پنشن اور تمام سہولتیں ملیں گی- اس سے قبل ایسی مراعات صرف سابق صدران اور ان کی بیوگان کو حاصل ہوتی تھیں- ان مراعات سے بیگم نصرت بھٹو، بیگم محمد خان جونیجو، اور نواز شریف، بلخ شیر مزاری، اور معین قریشی اور ان کی بیگمات مستفید ہوں گی-

○ پاکستان ریلوے رائے ونڈ میں تبلیغی اجتماع کے لئے 8 خصوصی ٹرینیں چلائے گی-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے بہاولپور میں رابطہ عوام مہم کے آغاز پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار کا لالچ نہیں- میں صرف ملک بچانا چاہتا ہوں- اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں- مسٹر نواز شریف کا بہاولپور میں شاندار استقبال کیا گیا-

○ مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا- حکومت کے ہر ظلم کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں-

○ جونیجو لیگ کے دس ارکان نے اپنے سربراہ کو کہہ دیا ہے کہ اگر ان کو وزارت نہ ملی تو "خدا حافظ" جبکہ جونیجو لیگ کے پاس صرف تین وزارتوں کا کوٹہ باقی رہ گیا ہے- پنجاب کابینہ کی تشکیل مسٹر حامد ناصر چٹھہ کے لئے دردسر بن کر رہ گئی ہے-

○ کراچی میں پولیس اور رضاکار افسروں سمیت 6-افراد دہشت گردی کا نشانہ بن گئے ہیں- وزیر داخلہ کے لئے پیغام کے ساتھ رضاکار فورس لاہور کے سیکشن کمانڈر کی بوری میں بند لاش برآمد ہوئی- پولیس نے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر 50 ملزموں کو اسلحہ اور مسروقہ گاڑیوں سمیت گرفتار کر لیا-

○ کراچی میں اورنگی کے علاقے میں نقل مکانی کر کے جانے والوں کے گھر لوٹ لئے گئے- 13 گاڑیاں بھی چھین لی گئیں-

لاہور کے خریداران
متوجہ ہوں

○ لاہور کے جو خریداران بذریعہ ایجنٹ روزنامہ الفضل ہاکر صاحبان سے خریدتے ہیں- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مینجر الفضل کو مطلع کریں کہ انہیں پرچہ وقت پر یا کس قدر تاخیر سے ملتا ہے-

(مینجر)

عطیہ اکیڈمی / خواتین اور بچیوں کیلئے داخلے جاری ہیں
21/11 دارالصدر جنوبی 2 ربوہ

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید (مشہور دواخانہ) سابقہ حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان اپنی پرانی جگہ پر واقع 14/2 محلہ دارالبرکات اور اقصیٰ چوک پر موجود ہے-

مینجر دواخانہ ربوہ

فون دوکان : 906 فون کوٹھی : 555

برائے فروخت

1- 2 ایکڑ سے زائد زمین سرگودہا روڈ پر احمد نگر اڈہ کے عین ساتھ-
2- کالج روڈ پر محلہ دارالبرکات میں نہایت باموقع کوٹھی-

کمرشل و رہائشی

3- دارالصدر غربی میں خوبصورت کوٹھی رقبہ 4 کنال 4- دارالیمن میں سرگودہا روڈ پر کمرشل و رہائشی پلاٹ 1، 1 کنال 1/2 1 کنال 5- دارالرحمت غربی میں غلہ منڈی میں 7 مرلہ کا خوبصورت مکان معہ دکانیں-

رابطہ: **چوہدری اسٹیٹ ایجنسی** اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

فرائض کی ادائیگی

خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے- فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے- حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں- صبح سویرے اٹھیں- ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں- کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں- تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں-

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ